حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کسی کام میں مال خرچ کیا جائے تو وہ عید الاضحٰی کے دن قربانی میں خرچ کئے جانے والے مال سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''
(سنن الکبرٰی للبیہقی: ج۹ص۲۶۱)

سنن ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔'' (جامع الترمذی: ج۱ص۴۰۹ ابواب الاضاحی)

صاحبِ استطاعت کے قربانی نہ کرنے کے بارے میں زجر اور وعید آئی ہے آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے [عن ابی هريرة رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا] (سنن ابن ماجه) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس گنجائش ہو اور (اس کے باوجود) قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔''

امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور ان کے متبعین، امام اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ حضرات کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (فتح القدیر: ج۸ص۴۲۵)

قربانی کے اقسام

حکم کے اعتبار سے عند الاحناف قربانی کی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) نفل۔

اغنیاء اور فقراء پر قربانی کے واجب ہونے کی تین صورتیں ہیں اس لحاظ سے واجب کی تین قسمیں بنتی ہیں:

(۱) نذر کی قربانی: جو کہ اغنیاء و فقراء دونوں پر واجب ہے، چاہے نذر ماننے والا غنی ہو یا فقیر۔

(۲) فقیر (غیر صاحب نصاب)، جب قربانی کا جانور عید کے دن ذبح کرنے کی نیت سے خریدے تو یہ عرفاً نذر کی طرح ہے، لہٰذا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔

(۳) مالدار (صاحب نصاب) پر نذر ماننے اور جانور کے خریدنے کے بغیر عید کی قربانی واجب ہے۔

(۲) نفل: نذر اور قربانی کی نیت سے جانور خریدے بغیر اگر کوئی غریب شخص یا مسافر عید کی قربانی کرے تو یہ نفلی قربانی شمار ہوگی۔ (بدائع الصنائع: ج۶ص۲۷۵، ۲۸۱، الفتاوی الہندیہ: ج۵ص۲۹۱، ۲۹۲)

نصابِ قربانی

☆...... جس شخص کی مِلک میں چاندی، مالِ تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد اشیاء (خواہ نامی ہوں یا غیر نامی) میں سے کوئی چیز مال انفرادی صورت میں یا خلط کی صورت میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ

جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ جس کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہو اور اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ (ہندیہ: ج ص ۲۹۲، شامی: ج ۲ ص ۳۶۰)

☆......اگر بھینس، گائے صرف دودھ کیلئے رکھی ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے جبکہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔ البتہ جو جانور رہٹ اور ہل چلانے کیلئے ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں، قربانی کے نصاب کیلئے حولانِ حول شرط نہیں۔ (فتاویٰ فریدیہ: ج ۸ ص ۴۰۱)

☆......اگر کسی کے پاس اپنے رہائشی مکان کے علاوہ دوسرا مکان ہو تو یہ اس کی ضرورت سے زائد ہے لہٰذا تکمیل نصاب میں اس گھر کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور اس پر قربانی واجب ہوگی۔

(شامی، فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ ص ۲۸)

☆......اگر اپنا رہائشی گھر کرایہ پر دیا ہو اور خود دوسرے گھر میں کرایہ پر رہائش پذیر ہو تو تکمیلِ نصاب میں اس گھر کی قیمت کا بھی اعتبار ہوگا کیونکہ فی الحال یہ اس کی ضرورت سے زائد ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ ص ۲۸)

☆......اگر کئی بھائی مشترک کاروبار کرتے ہوں اور ان کا کھانا پینا اور اخراجات بھی مشترک ہوں تو جو کچھ مال اس مشترک کاروبار سے حاصل ہو اس کی تقسیم سے اگر ہر بھائی کے حصہ میں اتنا مال آتا ہو جس سے وہ صاحبِ نصاب بنتا ہو تو ہر بھائی کے ذمہ جدا جدا قربانی واجب ہوگی اور اگر مالِ نصاب سے کم حصہ میں آتا ہو تو کسی کے ذمہ بھی قربانی واجب نہیں ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ج ۲ ص ۲۳۰، احسن الفتاویٰ: ج ۷ ص ۴۸۶)

☆......اگر والد کی موجودگی میں اس کے ساتھ شریک ہو کر کئی بیٹے کاروبار کرتے ہوں اور کھانا پینا سب کا ایک جگہ ہو تو یہ کل مال والد کا شمار ہوگا اور اسی کے ذمہ قربانی واجب ہوگی، ہاں اگر کسی بیٹے کی ملکیت میں کسی اور ذریعے سے بقدر نصاب مال موجود ہو یا کسی بیٹے کی بیوی کی ملکیت میں بقدر نصاب مال موجود ہو تو اس بیٹے یا اس بیٹے کی بیوی پر علیحدہ قربانی واجب ہوگی۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ج ۲ ص ۲۳۰)

☆......اگر عورت کا مہر بقدرِ نصاب شوہر کے ذمہ ہو اور اس کے بغیر عورت صاحبِ نصاب نہ ہو تو اگر ایام قربانی تک شوہر نے ادا نہ کیا تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔ (شامی: ج ۲ ص ۳۱۲)۔

☆......حاجت اصلیہ سے زائد اشیاء سے مراد وہ جائز اشیاء ہیں جو انسان کے استعمال میں نہ آتے ہو

ل۔ ٹی وی، وی سی آر، اور ناجائز سی ڈیز وغیرہ کا چونکہ شرعاً استعمال ناجائز ہے لہٰذا یہ بھی ضرورت سے زائد اشیاء میں شمار ہوں گے۔

شرائط قربانی

☆...... مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

☆...... مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں، لہٰذا مسافر حاجی (سعودی عرب وغیرہ میں ۱۵ دن سے کم قیام کرنے والے) پر حج میں دم شکر کے علاوہ قربانی واجب نہیں ہے۔ (شامی: ج۶ ص ۳۱۵)

(فائدہ) حج تمتع یا قران کرنے والے پر دم شکر کے علاوہ قربانی واجب نہیں اگر چہ وہ مکہ کا باشندہ (مقیم) ہو۔ شرح لباب (مسائل حج: صفحہ ۱۳۴ از حضرت مفتی محمد فرید صاحبؒ)

☆...... آزاد ہونا، غلام پر قربانی واجب نہیں۔

☆...... بالغ ہونا (مفتیٰ بہ قول کے مطابق نابالغ پر نہ خود قربانی واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے ولی پر واجب ہے)۔ قربانی ایک عبادت ہے اور بچہ ابھی عبادت کے وجوب کا اہل نہیں قال العلامة الحصکفیؒ: فَالْاَبُ لَایَمْلِکُہٗ فِیْ مَالِ وَلَدِہٖ (الدر المختار: ج۶ ص ۳۱۶، ۳۱۷) "کہ باپ کو بچے کے مال میں قربانی کا حق حاصل نہیں۔"

☆...... عاقل ہونا، مجنون پر قربانی واجب نہیں۔

☆...... مالدار (صاحب نصاب) ہونا، غیر صاحب نصاب پر قربانی واجب نہیں۔

(بدائع الصنائع: ج۵ ص ۶۳، ۶۴، ہندیہ: ج۵ ص ۲۹۲)۔

قربانی کے جانور کی شرائط

☆...... قربانی کا جانور حلال (ماکول اللحم) اور پالتو (گھریلو) جانوروں میں سے ہو لہٰذا جنگلی جانوروں اور پرندوں وغیرہ کی قربانی جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع: ج۶ ص ۲۹۸، الموسوعة الفقهية: ج۵ ص ۸۱)

☆...... اونٹ، اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال ہو۔

☆...... گائے، بیل، بھینس اور بھینسے کی عمر کم از کم دو سال ہو۔

فائدہ: قربانی کے جانوروں میں بھینس بھی داخل ہے کیونکہ یہ بھی گائے کی ایک قسم ہے۔ اَلْجَامُوْسُ ضَرْبٌ مِنْ کِبَارِ الْبَقَرِ. (المنجد: ص ۱۰۱) "بھینس گائے کی ایک قسم ہے"۔ وَاَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ حُکْمَ

الْـجَـوَامِيْـسِ حُـكْـمَ الْبَقَرِ (کتاب الاجماع لابن المنذر: ص ۳۷) "ائمہ حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے قَـالَ مَـالِکُ ابْـنُ اَنَـسٍ اَلْـجَـوَامِيْـسُ وَالْبُقَرُ سَوَاءٌ (کتاب الاموال لابن عبید: ج ۲ ص ۳۸۵) "بھینس اور گائے برابر ہے۔

☆......بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ (چکتی دار ہو یا بے چکتی) کی عمر کم از کم ایک سال ہو۔ (صحیح مسلم: ج ۲ ص ۱۵۵، عالمگیریۃ: ج ۵ ص ۳۶۷، البحر الرائق: ج ۸ ص ۲۰۱) اگر چھ ماہ یا اس سے زائد کا دنبہ اتنا فربہ اور موٹا ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کا بھی جائز ہے ورنہ نہیں۔ (اعلاء السنن: ج ۱۷ ص ۲۴۱، درمختار)۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں آتا ہے اگر ایسا جانور نہ ملے تو پھر چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو جو سال کا لگتا ہو۔ (صحیح مسلم: ج ۲ ص ۱۵۵، باب من الاضحیۃ)

☆......جانوروں میں مذکورہ بالا عمر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے چاہے اس عمر میں ان کے دانت ہوں یا نہ ہوں، البتہ آج کل بددیانتی کے عام ہونے کی وجہ سے دانتوں کا اعتبار کرنا بہتر ہے مگر یہ کہ بیچنے والے پر اعتماد ہو۔ (شامی: ج ۱۰ ص ۴۸، کفایت المفتی: ج ۸ ص ۲۱۶، رحیمیہ)

وہ عیوب جو قربانی سے مانع ہوں

عیوب کے سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ جس عیب کی وجہ سے جانور کی کوئی مخصوص منفعت یا خوبصورتی بالکل ختم ہوجائے تو اس عیب کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہیں ہوگی، اور اگر عیب اس درجہ کا نہ ہو تو قربانی جائز ہوگی۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ ان عیوب سے مالداروں کی قربانی پر اثر پڑے گا۔ اس کے برعکس فقراء کیلئے عیب دار جانوروں کی قربانی بھی جائز ہے اس لئے کہ ان پر شریعت کی طرف سے قربانی ہی نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور میں اگر ذبح کرتے وقت کوئی عیب پیدا ہوجائے تو ایسا عیب قربانی سے مانع نہیں۔ (الھندیہ: ج ۵ ص ۲۹۹)

وہ عیوب جن کی وجہ سے قربانی درست نہیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆......جس جانور کی ناک کٹی ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ (عالمگیریہ)

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر گر گئے ہوں کہ چارہ بھی نہ کھا سکے۔ (عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۸)

☆......جو جانور اندھا ہو یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو یا اس کی ایک آنکھ کی بینائی تہائی یا اس سے

زیادہ جاتی رہے۔(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۷، فتاویٰ قاضی خان)

☆......لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا ظاہر ہو کہ ذبح کی جگہ تک نہ پہنچ سکے۔

(ترمذی: ج ۲ ص ۲۷۵، ابوداؤد: ج ۱ ص ۳۸۷)

☆......ایسا لنگڑا ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا پاؤں زمین پر نہ رکھتا ہو یا رکھ سکتا ہو مگر اس کے بل چل نہیں سکتا۔(شامی) یا جس جانور کا پاؤں کٹ گیا ہو۔(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۹)۔

☆......ایسا بیمار جانور، جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو یا ایسا دبلا پتلا اور بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۵/ ۲۹۷)

☆......جس جانور کی زبان تہائی یا اس سے زیادہ کٹی ہو۔(شامی)

☆......جس جانور کی پیدائشی دم نہ ہو۔(شامیہ: ج ۶ ص ۳۲۵، فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ ص ۴۸)

☆......جس جانور کی پیدائشی ایک یا دونوں کان نہ ہوں۔(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۷، درمختار) یا کان کا تیسرا یا اس سے زیادہ حصہ کٹا یا چرا ہوا ہو۔(جامع الترمذی: ج ۱ ص ۲۷۵ باب الاضاحی)

☆......جس جانور کی چکی یا دم یا کان کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو۔

(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۸)

☆......جس جانور کی ایک یا دونوں سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں (البتہ پیدائشی طور پر نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں)۔(اعلاء السنن: ج ۱۷ ص ۲۳۷، درمختار) اگر سینگ ٹوٹا ہوا ہو لیکن جڑ سے نہیں اکھڑا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(طحاوی: ج ۲ ص ۱۷۱، ردالمحتار: ج ۹ ص ۵۳۵)

☆......مجنون یا خارشی جانور جو بہت دبلا اور کمزور ہو۔(عالمگیریہ، شامی)

☆......جس جانور کے تھن بالکل کٹے ہوئے ہوں یا ایک تھن تہائی یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو یا بھیڑ، بکری کے ایک تھن کی گھنڈی (تھن کا سرا) جاتی رہی ہو یا اونٹ، گائے، بھینس کی دو گھنڈیاں جاتی رہی ہوں یا بیماری کی وجہ سے بھیڑ، بکری کا ایک تھن اور اونٹ گائے، بھینس کے دو تھن سوکھ گئے ہوں۔ (عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۸، شامی)

☆......جلالہ (جو صرف غلیظ اور گندی چیز کھاتا ہو اس کے علاوہ کچھ نہ کھائے)۔(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۹)

☆......خنثیٰ جانور (جس میں نر اور مادہ کی دونوں علامتیں جمع ہوں)۔

(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۲۹۹، شامیہ: ج ۶ ص ۳۲۵)

قربانی کے ایام

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں: کہ قربانی کے تین دن ہیں ایک عید کا دن دو اس کے بعد۔ حضرات صحابہ کرام میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں: اَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ اَفْضَلُهَا اَوَّلُهَا۔ (روح المعانی: ج۷ص۱۴۵) "قربانی کے تین دن ہیں ان میں افضل پہلا (عید کا) دن ہے۔ قربانی کے تین دن ہیں یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ سورج غروب ہونے سے پہلے تک البتہ سب سے افضل پہلا دن ہے گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں (مکروہِ تنزیہی ہے) [درمختار]۔

جانور کے ذبح کرنے کا وقت

جانور کے ذبح کرنے میں جانور کی جگہ کا اعتبار ہوگا لہٰذا اگر جانور ایسی جگہ ہو جہاں عید ہو اور ذبح کرنے والا ایسی جگہ میں ہو جہاں عید نہ ہو تو جانور کا ذبح کرنا درست ہوگا اور اگر اس کے برعکس ہو تو درست نہیں۔ اسی طرح مالک شہر میں ہو اور جانور ایسے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز نہ ہوتی ہو تو صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست ہوگا لیکن اس کے برعکس اگر جانور شہر میں ہو اور مالک دیہات میں تو نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں۔ (ہدایہ آخرین، شامی، فتاویٰ رحیمیہ: ج۱۰ص۲۶)۔

جانور ذبح کرتے وقت کی دعا

قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں اگر دل میں خیال کیا کہ قربانی کر رہا ہوں تو صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھے [اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ] "اللہ کے نام، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں نے اپنے منہ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان زمین بنائے، سب سے یکسو ہو کر، اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والوں میں سے، بے شک میری نماز اور میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کیلئے ہے، جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ یا اللہ یہ ہماری طرف سے ہے آپ کیلئے۔" پھر [بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ] کہہ کر درست طریقے سے حلقوم، سانس کی نالی اور خون کی رگیں کاٹ کر ذبح کرے۔

جانور ذبح کرنے کے بعد کی دعا

ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے [اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ

خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ] ''اے اللہ اس قربانی کو مجھ سے قبول فرما جیسا کہ آپ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ اور اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قبول فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح باب الاضحیۃ الفصل الثانی ص ۱۲۷)

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مستحب ہے، اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے اور خود ذبح کے وقت حاضر رہے (درمختار)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اپنی قربانی کے وقت موجود رہا کرو۔ اس لئے کہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

☆.....عورت اگر ذبح سے واقف ہوں اور ذبح کرنے پر قدرت رکھتی ہو تو اس کی ذبح درست ہے۔(ردالمحتار: ج ۵ ص ۱۸۵)

☆.....نابالغ لڑکا اگر ذبح سے واقف ہوں تو اس کا ذبح بھی درست ہے۔

(عالمگیری: ج ۵ ص ۲۸۵)

☆.....ذبح کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہوں، مشرک، مجوسی، بت پرست اور مرتد کا ذبیحہ حرام ہے۔ (قادیانی، مرزائی اور شیعہ کا بھی یہی حکم ہے۔ راقم) (بدائع الصنائع: ج ۴ ص ۱۶۴)

قربانی کے جانور کے مسائل

☆.....قربانی کیلئے پہلے سے جانور خریدنا اور پھر اس کو خوب کھلا پلا کر موٹا وتازہ کرنا مستحب اور باعث اجر وثواب ہے۔ (امداد الاحکام: ج ۴ ص ۱۹۰)

☆.....قربانی سے پہلے جانور کا دودھ، اون اور گوبر وغیرہ خود استعمال کرنا جائز نہیں البتہ درج ذیل صورتوں میں استعمال کئے جا سکتے ہیں: (۱) جانور گھر میں پالا ہو۔ (۲) خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ ہو۔ (۳) باہر چرنے کی بجائے گھر کا چارہ کھاتا ہو۔

(عالمگیریہ: ج ۵ ص ۳۰۰/۳۰۱، فتاوی رحیمیہ: ج ۱۰ ص ۲۷، احسن الفتاوی: ج ۷ ص ۴۷۸، تا ۴۸۰)

☆.....گابھن (حاملہ) جانور کی قربانی جائز ہے لیکن اگر ولادت کا زمانہ قریب ہو تو مکروہ ہے (کذا فی الہندیہ)

☆.....قربانی کا جانور اگر بچہ جنم لے تو اگر یہ جانور کسی فقیر (غیر صاحب نصاب) کی قربانی کا ہو تو بچے

کو بھی ماں کے ساتھ ذبح کرنا واجب ہے اور اگر یہ جانور کسی مالدار (صاحب نصاب) کا ہو تو اس کو بھی ماں کے ساتھ ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد اس کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے یا ایام نحر میں اس بچے کو زندہ صدقہ کرے۔ اگر ایام نحر گزر گئے تو مذکورہ بچے کو صرف زندہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ (الفتاوی الہندیہ: ج۵ص۳۰۱، بدائع الصنائع: ج۶ص۳۲۱،۳۲۲)

☆......اگر جانور ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آئے تو اس کو ذبح کر کے استعمال میں لاسکتا ہے اگر مردہ نکل آئے تو استعمال نہ کرے۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ: ج۱۰ص۲۷)

☆......اگر وحشی اور پالتو جانور کے اختلاط سے بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی قربانی کے جواز یا عدم جواز میں ماں کا اعتبار ہوگا اگر ماں پالتو ہو تو قربانی درست ہوگی ورنہ نہیں (خلاصۃ الفتاوی: ج۴ص۳۱۴)

☆......جس جانور کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو، جس سے جفتی کے قابل نہ رہا ہو یا مادہ جانور بچہ جننے کے قابل نہ ہو یا کسی جانور کے دانت نہ ہو لیکن چارہ کھا سکتا ہو یا بکری کی زبان کٹی ہوئی ہو لیکن چارہ کھا سکتی ہو تو ان سب جانوروں کی قربانی درست ہے۔ (الفتاوی الہندیہ: ج۵ص۲۹۷،۲۹۸)

☆......قربانی کیلئے جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنا جائز ہے لیکن خریدنے سے پہلے شریک کرنا بہتر ہے۔ (ہدایہ: ج۴ص۴۴۳، درمختار: ج۶ص۳۱۷، فتاویٰ حقانیہ: ج۶ص۴۷۰،۴۷۱)

☆......بڑے جانور (اونٹ، گائے، بھینس) میں سات تک افراد شریک ہو سکتے ہیں چاہے جفت ہو یا طاق۔ (ہدایہ: ج۷ص۱۸۵ المکتبۃ البشریٰ) لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اگر ان میں سے کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ اس کی جس کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو۔ اسی طرح اگر شراکت داروں میں کسی ایک شریک کا عقیدہ درست نہیں ہو مثلاً قادیانی، شیعہ یا عیسائی ہو تو ان سب کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کے دیگر مسائل

☆......قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی ذبح کرنے تک جسم سے بال اور ناخن صاف نہ کرے البتہ اگر چالیس دن پورے ہوئے ہوں تو بالوں کی صفائی ضروری ہے (فتاویٰ رحیمیہ: ج۱۰ص۳۱ بحوالہ مسلم وشامی)۔

☆......قربانی میں عقیقہ کا الگ حصہ (لڑکے کیلئے دو اور لڑکی کیلئے ایک حصہ) کرنا درست ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ص ۲۵)

☆......اگر آدمی صاحبِ نصاب ہے لیکن مقروض ہے تو قرض منہا کرنے کے بعد اگر بقدرِ نصاب مال بچ جاتا ہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔

(بدائع: ج ۵ص ۶۴، عالمگیریہ: ج ۵ص ۲۹۲، احسن الفتاویٰ: ج ۷ص ۵۰۷)

☆......اگر کسی آدمی کا رقم بقدرِ نصاب کسی کے ذمہ قرض ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

(عالمگیریہ: ج ۵ص ۲۹۲، احسن الفتاویٰ: ج ۷ص ۵۱۲)

☆......اگر صاحبِ نصاب نے ایام قربانی میں قربانی نہیں کی، یا گزشتہ سالوں کی قربانی نہیں کی، تو ہر ایک قربانی کے بدلے درمیانی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔ جانور ذبح کرنا یا بڑے جانور میں اس حصے کی قربانی کرنا درست نہیں۔ (شامی: ج ۶ص ۳۲۱)

☆......اگر کسی مالدار نے نہ قربانی کی اور نہ قربانی کے بدلے درمیانی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کی، تو اس پر واجب ہے کہ وہ وصیت کرے کہ اس کی طرف سے اس کے ورثاء قربانی کی قیمت صدقہ کریں۔ (عالمگیری)

☆......اگر غریب (غیر صاحبِ نصاب) نے ایام قربانی (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) کو قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اب اس کو بیچنا یا بدلنا جائز نہیں البتہ اگر ایام قربانی سے پہلے خریدا تو پھر بیچنا اور بدلنا جائز ہے۔

(شامی، عالمگیری، فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ص ۲۸)

☆......اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت کی ہو تو اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے لیکن اس کے حصے کا گوشت خود کھانا جائز نہیں بلکہ فقرا کو دینا ضروری ہے اگر رشتہ دار اپنی طرف سے میت کیلئے قربانی کرے تو اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ: ج ۱۰ص ۲۹)

☆......اگر کوئی نیک مسلمان آنحضرت ﷺ کی طرف سے قربانی کرے تو درست ہے اور اس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس کے گوشت کا حکم اپنی قربانی کے گوشت جیسا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ: ص ۵۸۹)

☆......قربانی میں شریک تمام شرکاء کی نیت عبادت کی ہو۔ (عید کی قربانی، حج تمتع یا قران کی قربانی، نفلی قربانی، عقیقہ اور کفارۂ دم کی قربانی سب عبادات ہیں) لہٰذا اگر شرکاء میں سے کسی نے صرف گوشت حاصل کرنے کی نیت کی یا کسی نے محض کھانے کیلئے یا ضیافت کیلئے یا بیچنے کیلئے قربانی کی تو اس سے تمام شرکاء کی قربانی ناجائز ہو جائے گی۔ (الموسوعۃ الفقہیہ: ج ۵ص ۸۹، ۹۰)

☆......اگر مذکر اور مؤنث جانور کی قیمت برابر ہو تو مؤنث جانور کی قربانی افضل ہے۔(ہندیہ: ج۵ص۲۹۹)

☆......قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور مر گیا تو غریب (جس پر قربانی واجب نہ ہو) پر دوسرے جانور کی قربانی لازم نہیں اور امیر جس کے ذمے قربانی واجب ہے، اس پر دوسرے جانور کی قربانی کرنا واجب ہے۔ یہی حکم ہے جانور کے گم ہونے یا چوری ہو جانے کی صورت میں، یعنی غریب پر دوسرے جانور کی قربانی لازم نہیں اور امیر پر واجب ہے۔ لیکن اگر غریب نے دوسرا جانور خرید لیا، تو اس پر خریدنے کی وجہ سے دوسرے جانور کی قربانی لازم ہو جائے گی۔ غریب کو اگر پہلا گم شدہ جانور بھی مل جائے، تو وہ دونوں کی قربانی کرے گا، بخلاف امیر کے کہ پہلے جانور کے مل جانے کی صورت میں بھی اس پر صرف ایک ہی جانور کی قربانی واجب ہو گی۔

☆......جو جانور زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے بچہ دینے کے قابل نہ ہو اور جس کو کھانسی ہو اور جس کے بدن پر گرم لوہے سے داغ دیا گیا ہو اور جس کا کان چرا ہوا ہو یا اس میں سوراخ ہو بشرطیکہ سوراخ کان کی تہائی سے کم ہو ان کی قربانی جائز ہے۔(شامی)

☆......مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں جائز عیبوں میں سے بھی کوئی عیب نہ ہو۔(شامی)

☆......اگر بڑے جانور (اونٹ، گائے، بھینس) کو ذبح کرنے کے بعد پتہ چلا کہ شرکاء کی تعداد سات سے زیادہ ہے تو ان میں سے کسی کی قربانی جائز نہیں۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم

☆......مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر کے ایک حصہ عام مساکین کیلئے ہو، دوسرا حصہ رشتہ داروں اور دوست واحباب کیلئے ہو، اور تیسرا حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے ہو۔ لیکن اگر عیال زیادہ ہو تو سارا گوشت خود بھی رکھ سکتے ہیں۔(عالمگیریہ: ج۵ص۳۷۰،۳۷۱)

☆......قصاب کی اجرت اور زکوۃ میں گوشت، کھال وغیرہ دینا جائز نہیں ہے۔ نیز قربانی کے گوشت کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں اگر کسی نے گوشت فروخت کیا تو یہ رقم فقرا کو دینا ضروری ہوگا۔

☆......شرکاء قربانی پر واجب ہے کہ قربانی کا گوشت وزن کر کے تقسیم کریں، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں البتہ اگر سری، پائے یا کھال وغیرہ کے ٹکڑے ہر حصہ کے ساتھ برابر رکھ دیں تو وزن کرنا ضروری نہیں بلکہ اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ قال العلامہ الحصکفیؒ: **ویقسم اللحم وزنا لا جزافا الا ضم معه من الاکارع او الجلد صرفا للجنس لخلاف جنسه.** (فتاوی فریدیہ: ج۸ص۴۵۴)

جانور کے اعضائے مکروھہ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جانور کے سات اعضاء کو کھانا ناپسند فرماتے تھے۔

حلال جانور میں سات اشیاء کا کھانا حرام ہے:

(۱) بہنے والا خون (۲) نر جانور کی پیشاب گاہ (۳) مادہ جانور کی پیشاب گاہ (۴) خصیتین (کپورے) (۵) غدود (جما ہوا خون) (۶) مثانہ (۷) پتا۔ (بدائع، محمودیہ، جامع الفتاویٰ: ج۳ ص۱۱۸)

☆......اوجڑی کا کھانا جائز ہے بشرطیکہ خوب صاف ہو۔ (بدائع، محمودیہ، جامع الفتاویٰ: ج۳ ص۱۱۸)۔

قربانی کی کھال

☆......قربانی کی کھال میں مالک کو اختیار ہے چاہے صدقہ کردے یعنی کسی مسکین یا مالدار کو دے دیں یا اپنے استعمال میں لے آئے لیکن اس سے ایسی چیز بنائے جس کو باقی رکھ کر نفع اٹھایا جاسکے مثلاً مصلیٰ مشکیزہ، ڈول، دسترخوان، جوتے اور موزے وغیرہ۔

(اعلاء السنن، فتح القدیر، عالمگیریہ: ج۵ ص۳۰۱، شامیہ: ج۶ ص۳۲۸)

☆......قربانی کی کھال سے بنائی ہوئی چیز کو کرایہ پر دینا جائز نہیں اگر دے دیں تو اس کرایہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (شامی، عالمگیریہ، فتاویٰ رحیمیہ: ج۱۰ ص۳۹)

☆......قربانی کی کھال فروخت کرنے کی صورت میں اس کی رقم فقرا کو دینا ضروری ہے۔

(البحر الرائق، عالمگیری، شامی ج۵ ص۲۸۰، فتاویٰ رحیمیہ: ج۱۰ ص۳۹)

☆......قربانی کے کھال کی قیمت سکول وکالج اور رفاعی ادارہ کی تعمیر میں لگانا درست نہیں۔

☆......قربانی کی کھال امام مسجد کو بطور اجرت امامت وخطابت دینا درست نہیں۔ بدون اجرت دینا جائز ہے، اسی طرح قصائی، نوکر اور خادم کو اجرت میں کھال دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ: ج۴ ص۳۳۴ ملخص)

☆......حضرت مفتی محمد فرید صاحب نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ قربانی کی کھال کی قیمت مساجد یا مدارس (جن میں لنگر کا انتظام نہ ہو) کو دینا اکثر اکابرین کے نزدیک جائز نہیں [لان الصدقة كالهبة تقتضی التمليک] بعض اکابرین اس کے جواز کے قائل ہیں [لان المراد من التصدق التقرب كما يشير اليه تعليل الزيلعی حيث قال ولو باع جلود الاضاحی بالدراهم يتصدق بها لانه قربة كذا فی التبيين وهكذا فی الهداية والكافی]. الاول أحوط والثانی أوسع. (فتاویٰ فریدیہ: ج۸ ص۴۶۷، ۴۷۳، ۴۷۴)

☆......قربانی کی کھال اگر کسی مدرسہ کے مہتمم کو تملیکاً دی جائے اور وہ خود کھال کو فروخت کر کے قیمت مدرسے میں کام لائے یا کتب کی جلد بندی کرے تو جائز ہے۔

(فتاوی محمودیہ: ج ۱۷ص ۴۶۱، امداد الفتاوی: ج ۳ص ۵۳۳، فتاوی فریدیہ: ج ۸ص ۴۷۳)

☆......قربانی کی کھال کا بہترین مصرف مدارس اسلامیہ کے طلباء کرام ہیں۔ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور علم دین کا احیاء بھی مگر کسی خدمت یا معاوضہ میں اس کا دینا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح قربانی کے جانور کی رسی وغیرہ سب کو صدقہ کر دے۔ (شامی)

تکبیراتِ تشریق

ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ان تین تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ تشریق کے معنی ہیں گوشت کو دھوپ میں ڈالنے کے۔ چونکہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت سکھایا جاتا ہے اس لئے دسویں تاریخ کے بعد ان تین دنوں کو ایامِ تشریق کہا جاتا ہے تکبیرِ تشریق یہ ہے:

[اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ]۔

☆......۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد ایک بار تکبیر تشریق کہنا واجب ہے ایک بار سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہئے یہ حکم امام، منفرد، مقیم، مسافر، مرد، عورت، شہری اور دیہاتی سب کیلئے ہے، البتہ مرد متوسط آواز سے اور عورت آہستہ آواز سے پڑھے۔

(البحر الرائق: ج ۲ص ۲۹۰، شامیہ: ج ۲ص ۱۷۸تا ۱۷۹)

☆......تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد متصلاً کہنا واجب ہے اسلئے اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کر لیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً آواز سے ہنس پڑا یا عمداً وضو توڑ دیا یا باتیں کر لی خواہ عمداً ہو یا سہواً یا مسجد سے نکل گیا تو ان تمام صورتوں میں تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی۔ (اس پر استغفار ضروری ہے)۔

(البحر الرائق: ج ۲ص ۲۸۹، شامیہ: ج ۲ص ۱۷۹)

☆......اگر سلام پھیر کر چہرہ قبلہ سے پھیر لیا اور مسجد سے نہیں نکلا یا میدان میں نماز پڑھ کر صفوں کی حدود سے ابھی نہیں نکلا یا سلام کے بعد بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو تکبیر تشریق پڑھ لیں۔

(البحر الرائق: ج ۲ص ۲۸۹، فتح القدیر: ج ۲ص ۵۰)

☆......اگر امام نے یہ تکبیر نہ کہی خواہ قصداً ہو یا بھول سے تو مقتدیوں کو پھر بھی تکبیرِ تشریق کہنا ضروری ہے۔

☆......مسبوق جس کی رکعات رہ گئی ہوں وہ اپنی رکعات پوری کرنے کے بعد تکبیر تشریق کہے۔ لیکن اگر بھول کر امام کے ساتھ تکبیرِ تشریق کہہ لے، اور پھر کھڑے ہو کر باقی رکعات ادا کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے، تو بھی نماز ہوگئی، اور لاحق جس کی رکعت امام کی اقتداء کرنے کے بعد رہ گئی ہو، اس پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔

☆......اگر ایامِ تشریق کی کوئی نماز قضا ہوگئی اور ایامِ تشریق ہی میں اس کی قضا کی تو اس کے بعد بھی تکبیرِ تشریق پڑھنا ضروری ہے، البتہ اگر سابقہ ایام کی قضا نمازیں ایامِ تشریق میں پڑھے یا ایامِ تشریق کی قضا نمازیں بعد میں پڑھے تو تکبیرِ تشریق نہ پڑھے۔ (البحر الرائق: ج۲ ص۲۹۰، شامیہ: ج۲ ص۲۷۹)

عرفہ کا دن اور عیدین کی نماز

☆......عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح باب صیام التطوع: ص۱۷۹)

☆......عید کی نماز اس طرح نیت کر کے پڑھی جائے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت واجب ہمراہ چھ تکبیروں کے اس امام کے پیچھے رو بقبلہ خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرے۔ (رد المحتار باب العیدین: ج۱ ص۷۷۴)

☆......عیدین کی دو رکعت نماز میں چھ تکبیریں زائد ہیں۔ تین پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد اور تین دوسرے رکعت میں رکوع کو جانے سے پہلے۔ حضرت ابوموسٰی اشعری اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیدین کی نماز میں ہر رکعت میں تین تین تکبیریں زائد ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح باب العیدین: ص۱۲۶، فتاوی دار العلوم دیوبند: ج۵ ص۲۰۶)

☆......☆......☆